Ataunnabi.com

"I Must Strive To Reform Myself And People Of Entire World"

[Ameer e AhleSunnat]

مسائل النساء

طہارت کے احکام و مسائل

Compiled By

فیروز رضا قادری

Reviewed By

علامہ محمد اویس رضوی (گوجرانوالہ)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کچھ فرض عُلوم کے بارے میں۔۔۔

اللہ عزوجل نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا تو ساتھ ان عبادات کی بجاآوری کا طریقہ قرآن وسنتِ نبوی (احکام شریعت) کے ذریعے ہم تک پہنچادیا، اب رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اِن عبادات کی قبولیت کے لیے یہ لازم ہے کہ یہ عبادات خالص اللہ عزوجل کے لیے ہوں اور درست ہوں اور انکی درستگی کے لیے ضروری ہے کہ اِن عبادات کو ادا کرنے کرنے کا علم ہو۔۔۔

افسوس کہ آج ! مسلمانوں کی علمی و عملی حالت اِس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ کالج و یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے کے باوجود اسلام کے بنیادی علوم (جن کا حاصل کرنا ضروری ہے) سے لاعلم ہیں۔۔۔ یہاں اُن علوم کی نشاندہی کی گئی ہے:

آپ نے اکثر یہ حدیثِ پاک پڑھی ہو گی، آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَۃٌ عَلَی کُلِّ مُسلِم

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"

[سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء، الحدیث ۲۲۴]

اب سوال ہے ! کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے؟؟ اِس سوال کے جواب میں امامِ غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "منہاج العابدین" میں فرماتے ہیں جن علوم کو حاص کرنا فرض ہے وہ علوم تین ہیں :

علمِ توحید　　علمِ سر (باطنی علوم)　　علم شریعت

(1) ضروری علم توحید :

" علمِ توحید اتنا جاننا ضروری ہے کہ جس سے دین کے بنیادی اصول معلوم ہو جائیں اور تم عدمِ واقفیت کی بِنا پر کفر میں نہ پڑ جاو
اِس میں توحید و رسالت کے متعلق عقائد ، جنت و دوزخ ، حشر و نشر وغیرہ کے متعلق علم شامل ہے "

(2) ضروری علم سر (باطنی علوم) :

" تم پر اتنا علمِ سر سیکھنا فرض ہے، جس سے معلوم ہو جائے کہ : کن چیزوں سے دل کی صفائی ہوتی ہے ، مثلاً (اخلاص، شکر، حمد، توکل وغیرہ)--- اور کن چیزوں سے دل کو بچانا ضروری ہے مثلاً (جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، ریاکاری وغیرہ) "

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(3) **ضروری علمِ شریعت** :

" علمِ شریعت (علمِ ظاہر) سے اتنا سیکھنا فرض ہے جس سے تمہیں ہر وہ چیز معلوم ہو جائے جس کا کرنا تم پر فرض ہے مثلاً : بالغ ہونے پر وضو , غسل , نماز , روزہ , کا علم ___ صاحبِ نصاب ہونے پر زکوٰۃ اور قربانی کی ادائیگی کا علم ___ صاحبِ استطاعت ہونے پر حج کی ادائیگی کا علم وغیرہ "

اِن درج بالا تین علوم کے علاوہ دیگر دنیاوی علوم (ریاضی, فزکس, کمیسٹری, کمپیوٹر) وغیرہ مباح (نہ ثواب نہ گناہ) ہیں جبکہ ان میں کوئی خلافِ شرع چیز نہ ہو اور اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب (ثواب) ہیں جبکہ فرض علوم کا حاصل نہ کرنا گناہ ہے۔ والدین اور خاص کر خواتین پر یہ لازم ہے کہ وہ خود بھی فرض علوم حاصل کریں اور اپنی اولاد کے لیے اِن علوم کے حصول کا مناسب بندوبست کریں وگرنہ بروزِ محشر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شرمندگی و حسرت کا سامنا ہے۔

اس رسالے میں علمِ شریعت میں سے ایک مسئلہ (خواتین کے پاکی کے احکام) کے متعلق آسان فہم لکھا گیا ہے۔
اللہ عزوجل اِس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے , اخلاص کی دولت عطا فرمائے۔

قیامت کے روز حسرت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا) "

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج۵۱، ص۱۳۷ دار الفکر بیروت)

حصولِ علمِ دین میں شرمانا مناسب نہیں

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : " شرمیلا اور متکبر علمِ دین حاصل نہیں کر سکتا "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : "انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ ان کے لیے دین کو سمجھنے میں (شرم و) حیا مانع (روکنے والی) نہیں ہوتی۔

(صحیح بخاری, کتاب العلم, باب الحیاء والعلم, باب:50 صفحہ:28, مطبوعہ دار السلام ریاض)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وضو کے مسائل

وضو کا طریقہ وہی ہے جو عموماً ہمارے ہاں رائج, سب کو معلوم ہے لیکن یاد رکھیں وضو میں کچھ چیزیں (فرائض) ایسی ہیں جن کے چھوٹنے یا ان میں کمی کی وجہ سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں (سنتیں موکدہ) ایسی ہیں جن کو چھوڑنے کی عادت بنالی جائے تو گناہ ہوگا۔

وضو کے فرائض :

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں:

(1) پورے چہرے کا ایک بار دھونا (2) ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (3) چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا (4) ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔

وضو کی سنتیں :

(1) وضو کی نیت کرنا (2) بسم اللہ پڑھنا (3) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا (4) تین مرتبہ مسواک کرنا (5) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا (6) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (7) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (8) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خِلال کرنا (9) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (10) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (11) کانوں کا مسح کرنا (12) اعضاء کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھو لے (13) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے مُنہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا)

مسئلہ : فرائضِ وسنتِ وضو میں دھونے اور مسح کرنے کا ذکر ہے یہاں اِن کی تعریف پڑھ لیجیے۔

دھونے کی تعریف :

کسی عُضْوْ کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس عُضْوْ کے ہر حصّے پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہوگا۔

مسح کی تعریف :

مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گیلا ہاتھ (سر پر) پھیر لیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کیلئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چومتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے، صرف گیلا ہاتھ سر پر پھیر لیا جائے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وضو توڑنے والی چیزیں :

(1) پیشاب یا پاخانہ کرنا (2) پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا (3) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (4) کھانا پانی یا خون یا پت کی منہ بھر کرقے ہو جانا (5) اسطرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں (6) بے ہوش ہو جانا (7) غشی طاری ہو جانا (8) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں (9) دکھتی ہوئی آنکھ، دکھتی ہوئی چھاتی، دکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (10) رکوع وسجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔

مسئلہ : بے وضو کے لیے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کو چُھونا حرام ہے، بے وضو (جبکہ غسل فرض نہ ہو) بے چُھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۶، مکتبۃ المدینہ)

غسل کے مسائل

غسل کا طریقہ :

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد نماز کا سا وضو کر لیجیے، کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے (یعنی اچھے سے کرے)۔ پھر ہاتھ سے پانی لے لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھرا پھرا کر بدن کو ملے خصوصاً سردی میں تاکہ بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے (کہ خشک جسم اکثر تر نہیں ہوتا) پھر داہنے کندھے پر تین بار پانی بہائیے پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیے پھر سر پر اور پھر پورے بدن پر تین بار پانی بہائیے اور اچھی طرح دھیان رہے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

غسل کے فرائض :

غسل میں تین چیزیں فرض ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔

(1) **کلی کرنا:** کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو، دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے، زبان کی کروٹیں غرض منہ کے اندر کے ہر گوشے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کرا گل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا بلکہ غسل میں فرض ہے کہ بھر منہ میں پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے ہاں روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے

(2) **ناک میں پانی چڑھانا:** غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

(3) **تمام بدن پر پانی بہانا:** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں' اوپر نیچے' ہر ہر ذرے' ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھرا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا۔ اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک دھل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کے اندر اور سوراخ، اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی بلٹیں، بغلیں، ناف کے غار، ران اور دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ، پستان کے نیچے کا حصہ، عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ **اگر** نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ وُضو و غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

مسئلہ : غسل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھیرا کر پانی پہنچانا ضروری ہے (فتوٰی رضویہ، ج۱، ص۴۴۸)

غسل فرض ہونے کے 5 اسباب :

(1) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا (2) احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جانا (3) حیض کا ختم ہو جانا

(4) نفاس سے فارغ ہونا (5) مرد و زن کا ملاپ (صحبت، ہمبستری)

وہ صورتیں جن میں غُسل فرض نہیں :

منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ اونچائی سے گرنے، زور لگانے، پیشاب کے ساتھ نکلنے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہ ہوا۔ وُضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جنب (جس پر غسل فرض ہو) کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا "جُنب " کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔ جنب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، مطلب یوم عرفہ افضل، ج۱، ص۳۴۵۔۳۴۶)

مسئلہ: جنب کو چاہئے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ **رسول ﷺ نے فرمایا** : " رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنب ہو "

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب فرع فی محظورات البیت والبناء، رقم ۴۱۵۵۷، ج۱۵، ص۱۷۱)

مسئلہ: جنب کا درود شریف، کلمہ شریف اور دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ح۲، ص۴۳)

مسئلہ: جس شخص نے غسل کر لیا اب اس پر وضو کرنا ضروری نہیں۔

پانی کے مستعمل ہونے کا حکم :

پانی کے مستعمل ہونے (وضو و غسل کے قابل نہ رہنے) سے متعلق چند باتیں یاد رکھیں:

(1) جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر چونکہ اب مُستَعمَل (یعنی استِعمال شدہ) ہو چکا ہے لہٰذا اِس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں۔

(2) یوہیں اگر بے وُضو شخص یا بے غسل شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو یا غسل میں دھویا جاتا ہو بقصد (یعنی جان بوجھ کر) یا بِلا قصد (یعنی بے خیالی میں) بالٹی یا ٹب میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔

(3) اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ بالٹی یا ٹب میں پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔

(4) پانی میں بے دُھلا ہاتھ پڑ گیا یا کسی طرح مستعمل ہو گیا اور اب چاہتے ہیں کہ یہ دوبارہ وضو و غسل کے لائق ہو جائے تو جتنا مستعمل پانی ہے، اُس سے زیادہ مقدار میں اچھا پانی اُس میں ملا لیجئے، سب پانی وضو و غسل کے قابل ہو جائے گا۔

(5) ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس بالٹی ٹب وغیرہ میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا (یعنی پانی سے اتنا بڑھ دیں کے پانی اُبل جائے اور نہانے والے بالٹی یا ٹب سے باہر گرنے لگے)، اب اس پانی سے وضو و غسل کر سکتے۔

(6) مستعمل پانی پاک ہوتا ہے، اگر اس سے ناپاک کپڑے وغیرہ دھوئیں گے تو کپڑے پاک ہو جائیں گے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

استحاضہ و حیض ونفاس کے مسائل

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو **حیض** کہتے ہیں۔ اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو **استحاضہ** کہتے ہیں۔ اور بچہ ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ **نفاس** کہلاتا ہے۔

(نور الایضاح، کتاب الطہارت، باب الحیض والنفاس، ا، ص ۴۱)

حیض کسے کہتے ہیں؟

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے **حیض** کہتے ہیں۔

حیض کے لیے ماہواری، اَیام، مَہینا، مَہینا آنا، مہینے سے ہونا، (Monthly Course, Periods) وغیرہ الفاظ بھی بولے جاتے ہیں

اِستحاضہ کسے کہتے ہیں؟

" **جو** خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو **اِستحاضہ** (اِس۔تِ۔حاضہ) کہتے ہیں "

حیض کے رنگ؟

(1)سیاہ (2)سُرخ (3)سبز (4)زَرد (5)گدلا (6) مٹیلا

مسئلہ : سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۹۵)

مسئلہ: یاد رہے کہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون (خون کے بغیر) نکلتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (ایضاً، ص ۲۶)

نوٹ: حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ **اِستحاضہ** ہے۔ (دُرِّ مختار ج ا ص ۵۲۴)

حیض کی حکمت:

بالغہ عورت کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ **حمل** کی حالت میں وہ خون بچّے کی غذا میں کام آئے اور بچّے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو **حمل** اور دودھ پلانے کے زمانے میں اِس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ **حمل** اور ابتدائے شیر خوارگی (یعنی دودھ پلانے) میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ **حمل** ہو نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۹۳)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حَیض کی مُدّت:

حیض کی کم سے کم مُدّت تین دن اور تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ **حیض** نہیں بلکہ **استحاضہ** یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مُدّت دس دن اور دس راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔

کیسے معلوم ہو کہ اِستحاضہ ہے یا حیض :

اگر 10 دن اور 10 رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو 10 دن تک حیض مانا جائے گا، اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ اور اگر پہلے عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت 10 دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ استحاضہ ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں 5 دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ 10 دن آیا تو یہ دسوں دن حیض کے مانے جائیں گے البتہ اگر 12 دن خون آیا تو عادت والے 5 دن حیض کے مانے جائیں گے اور 7 دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے 4 دن تو کسی مہینے 7 دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے، اور باقی استحاضہ کا خون ہوگا۔

مسئلہ : کم سے کم 9 برس کی عمر سے حَیض آنا شروع ہوگا۔ (9 برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے **حیض** نہیں **استحاضہ** ہے۔)

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۹۴)

دو حَیض کے درمیان کم از کم فاصلہ:

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے 15 دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ خواتین کو چاہیے کے وہ حیض کی مدت اچھی طرح یاد رکھے **یا لکھ لے**، تاکہ شریعت مُطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے۔ مدتِ حیض یاد نہ رکھنے کی صورت میں بہت سے پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

اہم مسئلہ: یہ ضَروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی **حَیض** ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی **حَیض** ہے۔

(دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۳)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نفاس کسے کہتے ہیں؟

" **بچّہ پیدا** ہونے کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے جو خون آتا ہے وہ **نفاس** کہلاتا ہے۔ "

نفاس کے متعلق ضروری وضاحت :

اکثر خواتین میں مشور ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت 40 دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بلکل غلط ہے براہِ کرم نفاس کی ضروری وضاحت پڑھ لیجیے۔۔۔

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے یعنی اگر 40 دن کے بعد بھی خون بند نہ ہو تو مرض ہے (یعنی 40 دن کے بعد والا خون **استحاضہ** کا خون ہے) لہذا 40 دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور نماز روزہ شروع کر دے اور اگر 40 دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے اگر 40 دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروعِ ولادت سے ختمِ خون تک سب دن **نفاس** ہی کے شمار ہوں گے۔ اب دوبارہ خون رُکنے پر غسل کر لے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ)

حیض و نفاس و استحاضہ میں فرق جان لینے کے بعد اب انکے شرعی احکام پڑھ لیں

اِستحاضہ کے احکام :

(1) **استحاضہ** میں نہ نماز معاف ہے، نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صُحبت (ہمبستری) حرام۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۳۹)

(2) **مُستحاضہ** (یعنی استحاضہ والی) کا کعبہ شریف میں داخِل ہونا، طوافِ کعبہ، وُضو کر کے قراٰن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام اُمور بھی جائز ہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج ۱، ص ۵۴۴)

(3) جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے۔ یا استحاضہ کا خون آنے کے امراض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا۔ اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا (کہ قطروں یا استحاضہ کے خون کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا)۔ تو ایسے شخص کو شریعت میں **معذور** کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آجائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتے رہیں۔ اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ (یا استحاضہ کا خون) آتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے۔ اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہو گیا ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، و مما یتصل بذلک احکام المعذور، ج ۱، ص ۴۰۔۴۱)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(4) اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔(یعنی ایسی صورت میں معذور نہیں کہلائے گی) (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۷)

حیض ونفاس کے احکام :

(1) حیض ونِفاس کی حالت میں نَماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۲)

(2) ان دنوں میں نَمازیں مُعاف ہیں ان کی قضا (دوبارہ پڑھنا) بھی نہیں البتّہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ اس معاملہ خواتین امتحان میں پڑ جاتی ہیں ۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۲)
ایک تعداد ہے جو روزے قضا نہیں کرتی۔ مہربانی کر کے لازمی روزے قضا کریں ورنہ جہنّم کا عذاب سَمانہ جائے گا۔

(3) حیض ونِفاس والی کو قراٰنِ مجید پڑھنا **حرام** ہے، خواہ دیکھ کر پڑھے یا زَبانی پڑھے۔ یوں ہی قرآنِ مجید کا چھونا بھی **حرام** ہے۔ ہاں اگر جُزدان میں قرآن مجید ہو تو اُس جُزدان کو چھونے میں کوئی خرج نہیں۔(یونہی قراٰنِ مجید کو پکڑنے کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قراٰنِ مجید کے۔ دوپٹہ جو اپنے کاندھے پر ہو یا غلاف جس میں قراٰنِ مجید لپٹا ہے، سے نہیں چھو سکتی کیونکہ دوپٹہ اپنے تابع ہے اور غلاف قراٰنِ مجید کے۔ اسکو چھونے کے لیے کوئی الگ کپڑا استعمال کرے)۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۱)

(4) قرآنِ مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام اوراد و وظائف **کلمہ شریف** اور **دُرُود شریف** (نعت، ذکر، دعا) وغیرہ حیض ونِفاس کی حالت میں عورت بِلا کراہت **پڑھ سکتی** ہے بلکہ مُستحب ہے کہ نَمازوں کے اوقات میں وُضو کر کے اتنی دیر تک **دُرُود شریف** اور دوسرے **وظائف** پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نَماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۱، ۱۰۲)

(5) حیض ونفاس کی حالت میں صحبت (ہمبستری) حرام ہے۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عُضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی ناجائز ہے۔ ہاں ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے کے بدن کو چھونا اور بوسہ وغیرہ دینا جائز ہے۔ اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۵)

(6) حیض ونِفاس والی کو مسجد میں جانا، خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا حرام ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱۔۱۰۲)

(7) روزے کی **حالت** میں اگر حیض ونِفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا (یعنی ٹوٹ گیا) اس کی **قضا** رکھے (یعنی حیض ونفاس ختم ہونے کے بعد دوبارہ رکھے)۔ فرض تھا تو قضا فرض ہے۔ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

(8) رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اُسی وقت (یعنی صبح) سے حیض کا حکم دیا جائے گا رات سے حائِضہ نہیں مانی جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(9) حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور گدّی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

(10) جب تک عورت کو خون آئے نماز چھوڑے رکھے البتہ اگر خون کا بہنا دس دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس دن سے کم تھا۔ مثلاً 6 دن کا تھا تو اب غسل کر کے **چار دن کی قضا نمازیں** پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب **چھ دن کی قضا نمازیں** پڑھے گی۔ (مزید وضاحت کے لیے صفحہ 9 دوبارہ پڑھیں)۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ج ۴، ص ۳۵۰)

(11) ایامِ حیض و نفاس میں اگر احتلام ہو جائے تو عورت کا غسل کرنا ضروری نہیں۔ عورت پاک ایام سے فارغ ہونے پر ہی ہو گی۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

حیض و نفاس والی عورت ہو یا جُنب اِس کو ساتھ کھلانے ، اِسکا جوٹھا کھانے ، اِنکے ہاتھ کا پکا ہوا کھانے یا اِنکے ساتھ سلام و مصافحہ میں کوئی خرج نہیں۔ بعض خواتین اِنکے ساتھ کھانے یا اِنکا جوٹھا کھانے کو کو برا سمجھتی ہیں ایسی غلط رسموں سے اجتناب لازم ہے۔

ایسا کرنے میں خرج نہیں

خواتین بوجہ حیا ان عوارض **حیض و نفاس** کو اہلِ خانہ کے سامنے بیان نہیں کرتی ہیں۔۔۔۔
اس لیے اگر ان دنوں رمضان المبارک کے روزے آجائیں کہ جب عورت پر روزہ رکھنا حیض و نفاس کی وجہ سے حرام ہے تو یہ ایسا کر سکتی ہیں کہ سحری و افطاری کے اوقات میں روزہ رکھنے یا افطاری کی نیت کیے بغیر صرف کھانے کی نیت سے اہلِ خانہ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اپنا روزہ نہ رکھنا اُن پر ظاہر نہ کریں۔۔
اور اِسی طرح مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر درودِ پاک اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ نمازوں کے لیے وقت نکالنے کی عادت باقی رہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خواتین کی آسانی کے لیے یہاں بے وضو، بے غسل (اختلام)، حیض و نفاس و استحاضہ کی حالت میں جائز و ناجائز کاموں کو ایک ٹیبل کی صورت واضح کیا گیا ہے۔۔۔(✓ کر سکتے)(✗ نہیں کر سکتے)

اُمور/حالت	بے وضو	اختلام	استحاضہ	حیض	نفاس
نماز	✗	✗	✓	✗	✗
روزہ	✓	✓	✓	✗	✗
قرآن مجید یا اسکا ترجمہ پڑھنا	✓	✗	✓	✗	✗
قرآن مجید یا اسکا ترجمہ چھونا	✗	✗	✓	✗	✗
طوافِ کعبہ	✗	✗	✓	✗	✗
صحبت (ہمبستری)	✓	✓	✓	✗	✗
کلمہ، درود و سلام، دعا و نعت، ذکر اذکار، اذان کا جواب، درس دینا، اسلامی کُتب کو چھونا	✓	✓	✓	✓	✓

اِن اَحکام کی تفصیلی معلومات پڑھنے کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ "طہارت کے مسائل" کا مطالعہ کیجیے ۔۔۔

فیروز رضا

13/03/2020

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar